45

قبولیتِ دعا کا ایک القائی نُسخہ

''ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں''

ان فقروں میں قبولیتِ دعا کے اہم گُر بتائے گئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیے کہ ان سے فائدہ اُٹھائیں

(فرمودہ 16 نومبر 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''دو اور تین نومبر کی درمیانی رات کو میں نے رؤیا میں ایک نظارہ دیکھا وہ نظارہ تو مجھے بھول گیا لیکن اُس سے متاثر ہو کر میں نے کچھ فقرے کہنے شروع کیے جو میری زبان پر بار بار جاری ہوئے۔ آنکھ کھلی تو ساڑھے تین بجے کا وقت تھا۔ جو پہلا فقرہ تھا وہ مجھے یاد رہا۔ میں نے اپنی ایک بیوی کو جگا کر انہیں کہا کہ اسے یاد رکھو کہیں مجھے بھول نہ جائے اور انہوں نے لکھ لیا لیکن دوسرا فقرہ مجھے یاد نہ رہا۔ جب میں صبح کی نماز کے لیے اُٹھا تو وہ اُس وقت مجھے بھول چکا تھا۔ میں نے اُس کو یاد کرنے کی کوشش کی مگر وہ یاد نہ آیا۔ ہفتہ کے روز میں لاہور چلا گیا۔ وہاں شیخ بشیر احمد صاحب کی بھتیجیوں کی شادی تھی۔ وہاں ہفتہ اور اتوار کی

درمیانی رات کو دعا کر کے سویا تو پھر پہلے فقرہ کے ساتھ ایک اَور فقرہ میری زبان پر جاری ہوا۔ اب میں نہیں جانتا کہ آیا یہ وہی فقرہ تھا جو اس سے پہلی رات میری زبان پر جاری ہوا تھا اور مجھے بھول گیا تھا یا اِس کے ہم معنے یا ہم مضمون کوئی اَور فقرہ ہے۔ بہرحال چاہے وہ فقرہ وہی ہے جو پہلی رات میری زبان پر جاری ہوا تھا یا اُس کا قائمقام کوئی اَور فقرہ ہے جب میں وہ فقرے پڑھتا تھا تو میرے دل میں آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کے لیے ایک راستہ کھولا ہے۔ اگر جماعت کے دوست اپنی دعاؤں میں اِن دونوں فقروں کا استعمال کریں گے تو ان کی دعائیں پہلے سے زیادہ مقبول ہوں گی۔ یہی سوچتے سوچتے میں وہ فقرہ کہتا چلا گیا پھر میری آنکھ کھل گئی۔

اب پہلے دن کا دوسرا فقرہ تو مجھے یاد نہیں رہا۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ مجھے بھول گیا تھا لیکن لاہور میں دوسری دفعہ ایک اَور فقرہ پہلے فقرہ کے ساتھ ملا کر میری زبان پر جاری کیا گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ بعینہٖ وہی فقرہ ہے جو بھول گیا تھا یا اُس کے ہم معنے کوئی اَور فقرہ ہے۔ بہرحال وہ فقرہ اگر وہی ہے تو بھی اور اگر اُس کے ہم معنیٰ ہے تو بھی میں اس کو اور پہلی رات والے فقرہ کو جو یاد رہا بیان کرتا ہوں جن کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ ہماری جماعت کی دعاؤں کو زیادہ سننے کے لیے بیان فرمایا ہے۔ یعنی اگر جماعت اپنی دعاؤں میں ان فقروں کو کہے گی تو اس کی دعائیں زیادہ سنی جائیں گی۔ وہ پہلا فقرہ جو مجھے یاد رہا تھا وہ تو یہ تھا

''ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں''

اور دوسرا فقرہ جو مجھے بھول گیا اور پھر لاہور جا کر ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو دوبارہ میری زبان پر جاری ہوا جو یا تو وہی فقرہ تھا جو بھول گیا یا اُس کے ہم معنیٰ کوئی اَور فقرہ تھا وہ یہ تھا

''اور اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں''

مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر یہ فقرے ہماری جماعت کے دوست پڑھیں گے تو اُن کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ میں نے بعد میں ان پر غور کیا اور سمجھ لیا کہ اِس میں واقع میں

دعائیں قبول کرنے کا ایک گُر بتایا گیا ہے۔

''ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں'' کے معنے یہ ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے ہر فعل کے وقت خداتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فعل مبارک ہو جائے۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ جو شخص اپنے ہر فعل کے وقت خداتعالیٰ سے دعائیں کرتا چلا جائے گا لازماً اُس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ کیونکہ قدم قدم سے مراد چلنا تو ہو نہیں سکتا اس سے یہی مراد ہے کہ ہماری زندگی میں جو بھی نیا کام آتا ہے اس میں ہم خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! تُو ہم پر اپنی رحمت اور فضل نازل کر۔ اور جو شخص اپنی زندگی کے ہر نئے کام میں خداتعالیٰ سے دعا کرے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا کھاؤ تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لو، 1 کپڑا پہننے لگو تو بِسْمِ اللّٰهِ کہو، 2 کھانا کھا لو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو، 3 نیا کپڑا پہن لو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو 4 کہ خداتعالیٰ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا ہے۔ گویا آپ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خداتعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہے۔ اور ہر نئی نعمت کے ملنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا بھی خداتعالیٰ کو متوجہ کرنے کے مترادف ہے۔ گویا ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور جب ہم اپنے ہر کام میں خداتعالیٰ کی طرف توجہ کریں گے تو لازمی بات ہے کہ خداتعالیٰ کہے گا کہ میرا یہ بندہ تو کوئی کام میری مدد کے بغیر نہیں کرنا چاہتا اور وہ لازماً اس کی مدد کرے گا۔

پھر دوسرا فقرہ ہے

''اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں''

اِس کو پہلے فقرہ کے ساتھ ملائیں تو اِس کے یہ معنے ہو گئے کہ ہم ہر کام میں دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہر کام کے کرتے وقت انسان خداتعالیٰ سے دعا کرے اور ہر کام کے متعلق یہ سوچے کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں تو سیدھی بات ہے کہ اس کی کامیابی اور اس کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ جو شخص خداتعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی کام کرے گا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خداتعالیٰ اُس کی مدد نہ کرے۔ وہ تو خداتعالیٰ کا کام ہو گیا۔ بندے کا کام ہو تو خداتعالیٰ کہہ بھی سکتا ہے کہ یہ

تو تیرا کام ہے تُو آپ کر۔ مگر جب وہ کام خداتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرنا چاہتا ہے تو پھر خداتعالیٰ یہ نہیں کہے گا کہ یہ تیرا کام ہے تُو آپ کر بلکہ وہ کہے گا یہ تو میرا کام ہے اسے میں ہی کروں گا۔

باقی رہا یہ کہ یہ تو دو فقرے ہیں ان کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان فقروں سے پہلے دعا کے بعد "کیونکہ" کا لفظ محذوف سمجھا جائے گا اور مطلب یہ ہو گا کہ اے خدا! فلاں کام کر دے کیونکہ میں تو ہر کام تیری مدد مانگ کر کیا کرتا ہوں اور ہر کام میں مَیں تیری رضا کو مدنظر رکھتا ہوں۔ اور پھر جو شخص دعا کے وقت کہے گا کہ "ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں" وہ عملاً بھی یہی کوشش کرے گا کہ اپنے ہر کام میں خداتعالیٰ سے دعا کرے۔ اور جو شخص دعا کے وقت یہ کہے گا "اور ہم اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں" اور عملاً بھی جب کوئی کام کرے گا تو دیکھے گا کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں اور جب یہ دو باتیں کوئی انسان کرے گا تو یقینی بات ہے کہ اُس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ پس یہ صرف دعا نہیں ہے بلکہ اس میں انسان کو ایک رستہ بھی بتایا گیا ہے کہ تم اپنے چال چلن کو اِس رنگ میں ڈھالو کہ ایک تو اپنے ہر کام میں خداتعالیٰ سے دعا کیا کرو۔ دوسرے ہر کام کے کرنے سے پہلے سوچا کرو کہ خداتعالیٰ اس سے راضی ہو گا یا نہیں۔ اگر تم ہر کام میں خداتعالیٰ سے دعا کرو گے اور اگر تم ہر کام کے وقت یہ سوچو گے کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں تو لازماً جو کچھ خداتعالیٰ سے مانگو گے وہ تم کو مل جائے گا۔ پس یہ صرف دعا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں دعا کی قبولیت کا گُر بھی بتایا گیا ہے اور مجھے خداتعالیٰ نے یہ فقرے اس لیے بتائے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ اگر اپنی دعاؤں میں یہ فقرے کہیں گے تو اُن کی دعائیں زیادہ قبول ہوا کریں گی۔ گویا **یہ دعا کی قبولیت کا ایک الہٰی نسخہ ہے۔** یعنی ایسا نسخہ ہے جو بندہ نے ایجاد نہیں کیا بلکہ خداتعالیٰ نے اسے ظاہر کیا ہے۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جو نسخہ خداتعالیٰ خود بتائے وہ بندہ کے ایجاد کردہ نسخہ سے بہت زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

پس میں نے سمجھا کہ میں جماعت کو بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ عملاً بھی اور دُعاءً بھی اِن دونوں فقروں کو یاد رکھا جائے کہ "**ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے**

ہیں اور اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں'' یعنی ایک تو یہ کہ ہر قدم جو ہم دنیا میں اُٹھائیں یعنی کوئی کام بھی کریں اُس میں خداتعالیٰ کی طرف توجہ کر لیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم خداتعالیٰ سے دعا کر لیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعائے استخارہ بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے دعائے استخارہ کر لیا کرو۔5 دوسرا فقرہ ہے ''اور اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں'' یعنی جب کوئی کام کرتے ہیں تو دیکھ لیتے ہیں کہ خداتعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کی طرف بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لیا کرو۔6 اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں خداتعالیٰ کا نام لے کر اُس کام کو شروع کرتا ہوں تو یہ بات ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ اس پر راضی ہوگا۔ تبھی وہ ایسا کہے گا۔ ورنہ دنیا میں کیا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنے فلاں دشمن کے نام سے یہ کام شروع کرتا ہوں۔ وہ دشمن تو اُس کو ناکام کرنے کی کوشش کرے گا اُس کو کامیاب کیوں کرے گا۔ پس اگر کوئی شخص خداتعالیٰ کا نام لے کر کوئی کام شروع کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کام خداتعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے ورنہ وہ کبھی خداتعالیٰ کا نام لے کر وہ کام شروع نہ کرتا۔ گویا یہ فقرے بِسْمِ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی اردو میں تفسیر ہیں۔ جس بات کو عربی میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا گیا ہے وہ گویا ''ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں'' کا قائم مقام ہے۔ اِس کے بعد یہ فقرہ کہ ''ہم اُس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں'' یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ 7 کا قائم مقام ہے۔ اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو گی تو اُسے جنت بھی نصیب ہو گی اور جنت کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔8 گویا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جنت میں داخل ہونے والا کہتا ہے۔ اور جنتیوں کے متعلق خداتعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ 9 یعنی وہ خداتعالیٰ سے راضی ہو گئے اور خداتعالیٰ ان سے راضی ہو گیا۔

اِسی طرح فرماتا ہے يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً 10 یعنی اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لَوٹ یعنی جنت کی طرف آ

جو خدا کا گھر ہے۔ اِس حالت میں کہ تُو اُس سے راضی ہے اور خدا تجھ سے راضی ہے اور جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو گیا وہ وہی ہیں جو قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں۔ پس یہ کوئی نیا مضمون نہیں بلکہ درحقیقت قرآن کریم کی بعض اہم آیات کی اردو میں تفسیر ہے۔ ایک حصہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی تفسیر ہے اور ایک حصہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ اور رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً کی تفسیر ہے اور اس بات کی تفسیر ہے کہ وَ اٰخِرُ دَعۡوٰىہُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ پس ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ قدم قدم پر دعائیں کیا کرے۔ ہم تھوڑے ہیں اور ہماری مثال ایسی ہے جیسے ایک چڑیا باز کے سامنے ہوتی ہے۔ باز جب چاہے حملہ کر کے اُس چڑیا کو مار ڈالے۔ ہمارے بچاؤ کا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہماری توجہ ہو جائے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ [11] یعنی تم خدا تعالیٰ کو متوجہ کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے جس طرف بھی جاؤ گے اُدھر ہی خدا تعالیٰ جائے گا اور وہ تمہاری مدد کے لیے آیا ہوا ہو گا۔

پس دعائیں کریں اور کرتے رہیں اور ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا کی تلاش کریں۔ دوست لفظاً بھی یہ دعائیہ الفاظ کہا کریں کیونکہ اِس طرح انسان کو یہ تحریک ہوتی ہے کہ جب میں خدا تعالیٰ سے کہہ رہا ہوں کہ میں تیری رضا کی جستجو کرتا ہوں تو عملاً بھی مجھے اس کی رضا کی جستجو کرنی چاہیے۔ اور جب وہ عملاً خدا تعالیٰ کی رضا کی جستجو کرے گا تو لازماً اُس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔

غرض یہ ایک رؤیا ہے جو غیر معمولی طور پر دو دن اور پھر متفرق دنوں میں ہوئی ہے۔ ایک حصہ اِس کا ربوہ میں آیا اور ایک حصہ میں بھول گیا۔ دوبارہ وہ لاہور میں آیا اور اُس میں دوسرا حصہ یاد کرایا گیا۔ ورنہ پہلے دن وہ بھولنے کی وجہ سے غیر مکمل رہ گئی تھی۔ بہرحال دونوں جگہوں پر خدا تعالیٰ نے اِس کے مضمون کو یاد کروایا تا کہ میں بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکوں اور جماعت کے دوست بھی اِس سے فائدہ اُٹھائیں۔ سو میں دوستوں کو توجہ دلاتے ہوئے یہ فقرے بتاتا ہوں۔ وہ دعاؤں میں یہ فقرے پڑھا کریں یہ کہتے ہوئے کہ اے اللہ! فلاں فلاں کام پورا

کر دے کیونکہ ہم ہر قدم قدم پر تیری طرف توجہ کرتے ہیں اور تیری رضا کی جستجو کرتے ہیں۔ بہرحال یہ دعاؤں کی قبولیت کا ایک نسخہ ہے جو خداتعالیٰ نے بتایا ہے۔ جن دوستوں کو توفیق ملے وہ اِس سے فائدہ اُٹھائیں اور اپنے لیے بھی اور جماعت کے لیے بھی اپنی دعاؤں کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کریں"۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:

"نماز کے بعد میں بعض جنازے پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ تو دوست محمد خان صاحب حجانہ کا ہے جو 2 نومبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے 1909ء میں یعنی حضرت خلیفہ اول کے عہدِ خلافت میں احمدیت قبول کی تھی۔ وہ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ انہیں تبلیغ کا جنون کی حد تک جوش تھا۔ ان کے بیٹے نے مجھے لکھا ہے کہ والد صاحب کی خواہش تھی کہ حضور ان کا جنازہ پڑھائیں اور اپنی زندگی میں بھی جب وہ مجھے ملتے تھے اِس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے کہ میں ان کا جنازہ پڑھاؤں۔ جیسے وہ احمدیت کے سلسلہ میں جوشیلے واقع ہوئے تھے ویسے ہی طبیعت کے لحاظ سے بھی بڑے جوشیلے تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ شوریٰ ہو رہی تھی۔ ایجنڈا میں یہ تجویز تھی کہ سب احمدی داڑھی رکھا کریں اور جو داڑھی نہ رکھیں اُن کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ تجویز پاس ہوئی تھی یا نہیں؟ بہرحال جب یہ تجویز پیش ہوئی تو دوست محمد خاں صاحب حجانہ بڑے جوش سے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں اپنی داڑھی منڈوا دوں گا کیونکہ میں اِس بارہ میں جبر برداشت نہیں کرسکتا۔ میں نے تو صرف اس لیے داڑھی رکھی تھی کہ خدا اور اُس کا رسول اِس کی ہدایت دیتا ہے کسی کے جبر کی وجہ سے نہیں رکھی تھی۔ اب اگر کوئی شخص مجھے اِس بات پر مجبور کرنا چاہتا ہے تو میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا آپ داڑھی چھوڑ سر بھی منڈوا دیں ہمیں اِس کی کیا پروا ہوسکتی ہے۔ اِس پر وہ رو پڑے اور کہنے لگے مجھے معاف کر دیا جائے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ اِسی طرح ان کی طبیعت اتنی جوشیلی تھی کہ اپنے بیٹے کی ذرا سی بھی غلطی پر کہہ دیتے کہ میں اسے عاق کرتا ہوں کیونکہ یہ احمدیت کے کاموں میں پورے جوش سے حصہ نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے اور انہیں اگلے جہان میں بھی بڑی

عزت بخشی۔ وہ خود ایک معمولی زمیندار تھے لیکن بڑے بڑے نوابوں اور رؤساء سے ان کے تعلقات تھے۔ جب میں پچھلے سال یورپ کے سفر پر گیا تو ان کے علاقہ کا ایک رئیس جو گورنمنٹ کا سیکرٹری تھا اُس نے مجھے نوٹس دیا کہ آپ کی جماعت تبلیغ کر رہی ہے جس سے فساد کا ڈر ہے۔ اُنہی دنوں اس سیکرٹری سے کوئی غلطی ہوئی تھی جس پر وزیراعظم نے اسے معطل کر دیا تھا چونکہ اس افسر کا میرے ساتھ اور میرے بچوں کے ساتھ پرانا تعلق تھا دوست محمد صاحب لاہور آئے ہوئے تھے مجھے ملے تو میں نے اُن سے کہا کہ اپنے دوست کے بیٹے کو کہہ دیں کہ اس نے اس نوٹس کے دینے میں غلطی کی ہے۔ شاید یہ ٹھوکر جو اس کو لگی ہے اسی وجہ سے لگی ہے۔ اب وہ توبہ کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے قصور کو معاف کرے۔ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے میرا یہ پیغام اسے پہنچایا یا نہیں کیونکہ بعد میں وہ خود مجھے نہیں ملے۔ لیکن وہ سیکرٹری خود مجھے یہاں ملنے کے لیے آئے۔ پہلے لاہور میں وہ ہمارے خاندان کے ایک فرد کے پاس گئے اور کہنے لگے میں ربوہ جانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اپنا کوئی آدمی میرے ساتھ بھیج دیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ وہ داؤد احمد کے ساتھ یہاں آئے۔ ملاقات کے دوران میں جس خلوص کا انہوں نے اظہار کیا اُس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن کے دل کی صفائی ہوگئی ہے۔ ممکن ہے وہ خود ہی نادم ہوئے ہوں اور ندامت کی وجہ سے یہاں آ گئے ہوں۔ لیکن دوست محمد خاں صاحب حجانہ نے اپنی زندگی میں مجھے کہا تھا کہ میں اس کے پاس جاؤں گا اور کہوں گا کہ تم پر جو یہ عتاب ہوا ہے وہ اس نوٹس کی وجہ سے ہوا ہے جو تم نے بلاوجہ امام جماعت احمدیہ کو دیا تھا۔ اس لیے اس پر خدا تعالیٰ کے سامنے ندامت کا اظہار کرو۔ ممکن ہے انہوں نے اسے کہا ہو اور اس وجہ سے وہ یہاں ملاقات کے لیے آیا ہو۔ بہرحال وہ ملاقات کے لیے آیا اور اپنے نائب کو بھی ساتھ لایا۔ ملاقات کے وقت میں دوسری باتیں ہوتی رہیں۔ اس بات کے متعلق اُس نے کوئی ذکر نہیں کیا لیکن ممکن ہے شرمندگی کی وجہ سے اُس نے ذکر نہ کیا ہو۔

بہرحال دوست محمد خاں صاحب حجانہ باوجود اِس کے کہ ایک معمولی زمیندار تھے ان کے تعلقات نوابوں اور رئیسوں سے تھے اور وہ انہیں بڑے دھڑلّے سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ الیکشن کے موقع پر بڑے بڑے رؤساء انہیں بلاتے اور کہتے ہماری مدد کریں کیونکہ وہ سمجھتے تھے

کہ علاقہ میں ان کا اثر ہے اور ان کے ادنیٰ سے اشارہ پر لوگ ان کی امداد کرنے کے لیے آ جائیں گے۔ ایک دفعہ ان کے ضلع میں ایک ای۔اے۔سی نے تنظیم اہلِ سنت والجماعت شروع کی اور اس کا ایک اخبار جاری کیا۔ وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے حضور! ان کا مقابلہ کیجیے۔ میں نے کہا خان صاحب! گھبرایئے نہیں۔ یہ تنظیم خود بخود ٹوٹ جائے گی آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ لوگ احرار کی طرح اُٹھے تھے اور 1953ء کے قریب انہوں نے شرارتیں کیں لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں جلد ہی ختم کر دیا۔

دوسرا جنازہ میں مہر غلام حسین صاحب سیالکوٹی کا پڑھاؤں گا۔ مہر صاحب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ کے والد تھے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے ان کا جنازہ پڑھا دیا تھا لیکن دفتر والے کہتے ہیں کہ میں نے ان کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ بہرحال میں نماز کے بعد ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا"۔ (الفضل 23 نومبر 1956ء)

---

1 : ترمذی ابواب الاطعمة باب ماجاء فی التسمیة علی الطعام

2 : ابوداؤد کتاب اللباس باب ما یَقُولُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

3 : ابوداؤد کتاب اللباس باب ما یَقُولُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

4 : ابوداؤد کتاب اللباس باب ما یَقُولُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا

5 : بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عِنْدَ الاِسْتِخَارَة

6 : کنز العمال جلد 1 صفحہ 555 مطبوعہ دمشق 2012 حدیث نمبر 2491

7 : الفاتحة:2

8 : یونس:11

9 : المائدة: 120

10 : الفجر:28،29

11 : البقرة:116